بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارا دین صرف ایک

یعنی

اِسلام

فِرقہ وارانہ مذہب نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی :	اللہ تبارک و تعالٰے	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی :	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا رکھا ہوا نام مسلم	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی :	اللہ تعالٰے سے تعلق	.. دُنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی :	ایمانٌ باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

مسجد المسلمین۔ کوثر نیازی کالونی۔ نارتھ ناظم آباد، بلاک جی، کراچی ۳۳

جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ہمارا دین صرف ایک یعنی اسلام

اللہ تعالیٰ ہمارا حاکم ہے، اطاعت وعبادت صرف اسی کا حق ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے امام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوتی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان واسطہ ہیں۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے وہ گویا اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے جو قانون ہمارے لئے بھیجا ہے اس قانون کو دین کہتے ہیں اور اس دین کا نام **اسلام** ہے۔ ارشادِ باری ہے :۔

رَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا (مائدہ ۔ ۳) "میں نے تمہارے لئے جس دین کو پسند کیا وہ اسلام ہے۔"

اللہ تعالےٰ نے اپنے دین کا نام اسلام رکھا اور اس اسلام کو اپنے تمام بندوں پر واجب العمل قرار دیا۔
اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران ۔ ۱۹) "بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔"

اسلام کے علاوہ کوئی دین یا قانون اللہ کے بندوں پر نافذ نہیں ہوسکتا۔ جو لوگ اسلام کے علاوہ کسی اور دین یا قانون کو حق مانتے ہیں، اُس پر چلتے ہیں یا اُس کے متلاشی ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ○ (آل عمران ۔ ۸۳)

کیا ان لوگوں کو اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی تلاش ہے حالانکہ آسمان و زمین والے سب طوعًا و کرھًا اللہ ہی کے فرمانبردار ہیں اور اسی کی طرف ان سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

جو لوگ اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور قانون یا ضابطہ کی پیروی کرتے ہیں وہ آخرت میں سُرخرو نہیں ہوسکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ (آل عمران ۔ ۸۵)

جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متلاشی ہوگا تو وہ دین اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا اور آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

اسلام کے معنی اطاعت وفرماں برداری کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :۔

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا (حج ۔ ۳۴)

تمہارا الٰہ صرف ایک ہے، لہٰذا صرف اسی کے لئے اسلام لاؤ یعنی صرف اسی کی فرمانبرداری کرو۔

اسلام کے معنی سپرد کر دینے کے بھی ہیں۔ جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے تو گویا وہ اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دیتا ہے، اب وہ اپنی خواہشات پر نہیں چلتا بلکہ اس کی تمام حرکات و سکنات اللہ تعالیٰ کے اشارہ پر ہوتی ہیں۔ وہ آزاد نہیں ہوتا بلکہ احکامِ الٰہی کا پابند ہوتا ہے، اس کا تو پھر یہ قول ہوتا ہے :۔

مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (انعام ۔ ۱۶۲) میری زندگی اور موت سب اللہ رب العالمین کیلئے ہے۔

اسلام کے معنی سر جھکا دینے یعنی سرِ تسلیم خم کر دینے کے بھی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ (بقرۃ ۔ ۱۱۲)

البتہ جو شخص اللہ کے لئے سرِ تسلیم خم کر دے اور نیک کام کرتا ہے اس کے لئے اس کے رب کے پاس (اچھا) بدلہ ہے۔

اسلام ہی ہدایت ہے اور اسلام پر چلنے ہی سے ہدایت ملتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَ مَنِ اتَّبَعَنِ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ (آل عمران ۔ ۲۰)

(اے رسول) اگر یہ آپ سے جھگڑیں تو کہہ دیجئے کہ میں نے اور میرے متبعین نے اللہ کے لئے سرِ تسلیم خم کر دیا ہے اور (اے رسول) آپ اہلِ کتاب اور ناخواندہ لوگوں سے پوچھئے "کیا تم اسلام قبول کرتے ہو؟" اگر وہ اسلام قبول کریں تو ہدایت یاب ہو جائیں گے اور اگر وہ (اسلام سے) منہ موڑیں تو آپ کے ذمّہ تو صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ (انعام ۔ ۱۴)

(اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام قبول کروں۔

اسلام ایک نعمت ہے اور یہ نعمت اسی کو ملتی ہے جس کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہدایت پانے کی توفیق ہو۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ (انعام ۔ ۱۲۵)

جس شخص کو اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ (زمر ۔ ۲۲)

جس شخص کے سینہ کو اللہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے تو پھر وہ اپنے رب کی طرف سے روشنی پر ہوتا ہے۔

آیاتِ بالا سے ثابت ہوا کہ اسلام نورِ ہدایت ہے، یہ ہدایت اللہ کی طرف سے نازل ہوتی ہے۔ انسانوں کے افکار اور تصوّرات کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :۔

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (بقرۃ - ۳۸)

(اے اولادِ آدم) جب کبھی میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى (بقرۃ - ۱۲۰)

(اے رسول) آپ کہدیجئے کہ اللہ کی ہدایت ہی درحقیقت ہدایت ہے۔

یہ ہدایت اسلام کی صورت میں نازل ہوئی، اس کے نازل ہونے کے بعد اب کسی اور چیز کی پیروی میں گمراہی کے سوا اور کیا مل سکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے صرف اپنے نازل کردہ قانون (یعنی اسلام) کی پیروی کو فرض کردیا اور دوسروں کی پیروی کو حرام کردیا۔ ارشادِ باری ہے :۔

اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَآءَ (اعراف - ۳)

(اے لوگو!) جو چیز تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل ہوئی ہے (صرف) اس کی پیروی کرو اور اس کے علاوہ ولیوں کی پیروی نہ کرو۔

جو ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے اسے بھی کامل کردیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (مائدۃ - ۳)

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی۔

اے ایمان والو! اس آیت پر غور کیجئے، سوچئے کہ آپ کا دین کامل ہے یا نہیں؟ کیا اس میں کوئی کمی ہے، کیا اس میں کوئی نقص ہے؟ اگر اس دین میں کوئی کمی یا نقص ہے تو پھر دین کامل نہیں ہوسکتا۔ یقیناً اس دین کو آپ کامل ہی سمجھتے ہوں گے۔ تو پھر سوچئے کہ یہ دین کس دن کامل ہوا تھا۔ آپ یہی کہیں گے کہ اُس دن کامل ہوا تھا جس دن مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی تھی۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تقریباً تین مہینے پہلے نازل ہوئی تھی، گویا دینِ اسلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں کامل ہوا تھا۔ پھر آپ سوچئے کہ وہ کیا چیزیں تھیں جن میں یہ دین کامل ہوا تھا۔ یقیناً وہ دُو ہی چیزیں تھیں۔ ایک قرآن مجید، دوسری حدیث شریف۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ اسلام صرف قرآن و حدیث کے اندر محفوظ ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہیئے کہ اسلام، قرآن و حدیث کا نام ہے۔ ان ہی دُو چیزوں میں اسلام مکمل ہوا تھا، تیسری کوئی چیز اس دین میں نہ اس وقت شامل تھی اور نہ اب شامل ہوسکتی ہے۔ تیسری چیز اس دین میں اسی وقت شامل ہوسکتی ہے جب اس دین کو ناقص مانا جائے لیکن یہ عقیدہ قرآن مجید کے خلاف ہے لہٰذا کفر ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ اسلام کامل دین ہے لہٰذا اب اس میں نہ کسی کے اجتہاد و قیاس کو داخل کرنے کا سوال پیدا

ہوسکتا ہے اور نہ کسی نیک کام کو شامل کرنے کا جو پہلے سے اس میں موجود نہ ہو۔ یعنی اسلام میں رائے اور بدعتِ حَسَنَہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

قارئین کرام، اسلام کو کامل مان لینے کے بعد اب آپ ذرا اپنی حالت کا بھی جائزہ لیجئے۔ کیا آپ کا دین وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ کیا آپ کا دین قرآن وحدیث کے اندر ہی محفوظ ومحصور ہے یا قرآن وحدیث کے علاوہ بھی بعض چیزوں کو آپ نے دین شمار کر رکھا ہے۔ اگر آپ اس دین کو قرآن وحدیث کے اندر ہی محفوظ ومحصور مانتے ہیں تو پھر آپ فرقوں میں کیوں بٹے ہوئے ہیں؟ سب کا دین ایک کیوں نہیں ہوتا؟ کیا اس کی یہ وجہ تو نہیں کہ آپ نے سرچشمۂ ہدایت سے آگے بڑھ کر کسی اور چیز کو بھی ہدایت سمجھ رکھا ہے؟ کیا یہ صحیح نہیں کہ آپ نے ائمہ اور علماء کے فتووں اور اجتہادات کو بھی دین سمجھ رکھا ہے، یہی نہیں بلکہ قرآن وحدیث کو اُن کا تابع کردیا ہے، کیا اللہ تعالیٰ کے قانون کو انسانوں کی رائے کا تابع کیا جاسکتا ہے؟ کیا یہ کفر نہیں ہے؟

کیا آپ نے کبھی مذہبی دنیا کا جائزہ لیا، یہ تو ضرور ہے کہ بعض فرقے بعض فرقوں کو گمراہ سمجھتے ہیں لیکن بعض فرقے ایسے بھی ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں۔ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ ان چار یا پانچ فرقوں کے فرقہ وارانہ مذاہب میں سے ہر ایک اسلام ہے یا ان فرقہ وارانہ مذاہب کا مجموعہ اسلام ہے۔ ظاہر ہے کہ دوسری بات کا تو آپ بڑی آسانی سے انکار کردیں گے اس لئے کہ اس کو مان لینے کے بعد تو کسی مذہب میں بھی پورا اسلام نہیں ہوگا۔ اسلام کا ایک جُز ہی ہوگا اور یہ بات کسی کو منظور نہیں ہوگی کہ وہ اپنے مذہب کو کامل اسلام نہ سمجھے۔ رہ گئی دوسری صورت، یعنی ان میں سے ہر ایک اسلام ہے، تو پھر ایک اور مشکل پیش آئے گی۔ وہ یہ کہ ان فرقہ وارانہ مذاہب میں بے حد اختلاف ہے، حلال و حرام کا فرق ہے۔ ایک ہی چیز ایک مذہب میں حلال ہے تو دوسرے میں حرام ہے۔ اور آپ کہتے ہیں کہ دونوں حق پر ہیں، یعنی دونوں فرقہ وارانہ مذہب اسلام ہیں۔ سوچئے کیا ہر ایک کو اسلام ماننے کے بعد نتیجہ یہ نہیں نکلے گا کہ ایک اسلام کے کئی اسلام بن جائیں گے۔ کیا یہ ممکن ہے؟ کیا یہ صحیح صورت ہے؟ ہرگز نہیں، ایک نَومسلم اس بات سے کتنا پریشان ہوگا جبکہ اس سے یہ کہا جائے گا کہ یہ تمام مذاہب ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہوئے بھی اسلام ہیں۔ اگر کسی مذہب میں کوئی چیز حلال ہے تو وہ بھی اسلام ہے، اگر دوسرے مذہب میں وہی چیز حرام ہے تو وہ بھی اسلام ہے۔ ایں چہ بوالعجبیست۔ اس کے مقابلہ میں اگر اس نومسلم سے یہ کہہ دیا جائے کہ "بس جو کچھ قرآن وحدیث میں ہے، وہ اسلام ہے" تو یہ بات اس کے لئے کتنی سکون بخش ہوگی۔

قارئینِ کرام غور کیجئے، آخر ان مذاہب کے بنانے کی کیا ضرورت تھی، فتووں کو دین میں داخل کرنے کی کیا ضرورت تھی، کیا قرآن وحدیث میں کامل اسلام نہیں تھا۔ اگر نہیں تھا تو یہ ماننا پڑے گا کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا اسلام ناقص تھا نعوذ باللہ من ذٰلک۔ ان فتووں نے ایک اسلام کے کئی اسلام بنادئے۔ ان کی وجہ سے امت کئی فرقوں میں تقسیم ہوگئی۔ اللہ اور اس کے رسول نے جس بات کی سختی سے ممانعت کی تھی امت اسی پر کاربند ہوگئی، پھر جو نقصان ہوا وہ ظاہر وباہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران ـ ۱۰۳)

اللہ کی رسّی کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑلو اور فرقہ فرقہ نہ ہو۔

اللہ کی رسّی یقیناً اللہ تعالیٰ کی شریعت ہے جو اس نے نازل فرمائی ہے اور جو ظاہر ہے کہ صرف قرآن وحدیث کے اندر محفوظ ہے، لہٰذا صرف قرآن وحدیث کو دین ماننے کے بعد ہی ہم سب ایک ہوسکتے ہیں اور فرقہ بندی سے بچ سکتے ہیں۔

اہلِ کتاب میں بھی کئی فرقے ہوگئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو ان کی روش سے ہوشیار کرکے فرقہ بندی کی ممانعت فرمائی تھی، ارشادِ باری ہے :۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (آل عمران ـ ۱۰۵)

(اے ایمان والو) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جو فرقہ فرقہ ہوگئے اور واضح دلائل آنے کے بعد بھی اپنے اختلافات پر جمے رہے، ایسے لوگوں کے لئے عذابِ عظیم ہے۔

دوسری جگہ پھر اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کی غلط روش کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا :۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ (بینۃ ـ ۴ و ۵)

اہلِ کتاب دلیل آجانے کے بعد بھی متفرق رہے (یعنی اپنے اپنے مذہب پر جمے رہے) حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں۔ دین کو خالص اللہ کے لئے مانتے ہوئے صرف اللہ اکیلے کے ہوجائیں۔

لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا، علماء کے فتووں اور فرقہ وارانہ مذاہب کو بھی دین سمجھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان معلوم ہوجانے کے بعد بھی اپنے اپنے علماء کی باتوں پر جمے رہے، گویا انہوں نے ان علماء کی عبادت کی حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ صرف اللہ اکیلے کی عبادت کریں۔

قارئینِ کرام سوچئے، کیا یہی صورت موجودہ فرقوں میں نہیں پائی جاتی؟ کیا قرآن وحدیث کے ٹھوس دلائل مل جانے کے بعد بھی ہر فرقہ کے لوگ اپنے اپنے مذہب پر جمے نہیں رہتے؟ غور کیجئے کیا یہ فعل آیتِ بالا کی رُو سے شرک نہیں؟ کاش ان لوگوں میں اختلاف نہ ہوتا اور اگر ہوگیا تھا تو واضح دلیل مل جانے کے بعد اسے ختم کردیتے، کاش اس اختلاف کو بنیاد بناکر فرقہ نہ بناتے، اصول ایک ہی مانتے یعنی قرآن وحدیث ہی کو دین سمجھتے۔ جب آیت یا حدیث مل جاتی تو اس کی روشنی میں اپنے آپ کو موڑ لیتے،

آیت یا حدیث کو نہ موڑتے ۔ اپنے اختلاف کی خاطر قرآن و حدیث سے صرفِ نظر نہ کرتے ۔ نہ قرآن و حدیث کو اپنے مذہب کا تابع بناتے ۔ اے کاش اگر ایسا ہوتا تو یہ فرقہ بندی کی لعنت کبھی مسلط نہ ہوتی ، اللہ تعالیٰ کا راستہ ایک تھا ہم صرف اسی پر چلتے تو ایک رہتے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ (انعام ـ ۱۵۳)

یہ میرا سیدھا راستہ ہے ، اس پر چلتے رہو اور (خبردار) دوسرے راستوں پر نہ چلنا ورنہ وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے بھٹکا دیں گے ۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا (روم ـ ۳۰)

دین (اسلام) پر یک سُو ہو کر قائم رہو ۔

یعنی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی طرف متوجہ نہ ہو، تمہاری تمام توجہ کا مرکز صرف اسلام ہو، یعنی صرف قرآن و حدیث پر یک سُو ہو کر عمل کرو ۔ فرقہ بندی سے بچو ۔ فرقہ بندی بری چیز ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ (انعام ـ ۱۵۹)

جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور فرقہ فرقہ بن گئے (اے رسول) آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ۔

فرقہ بندی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اور یقیناً اسے ہر شخص ناپسند کریگا لیکن اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ وہی شخص جو فرقہ بندی سے بیزار ہے کیوں ان موجودہ فرقوں سے الگ نہیں ہوتا ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :۔

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ○ (مومنون ـ ۵۲)

یہ تمہاری جماعت حقیقتاً ایک ہی جماعت ہے اور میں تم سب کا رب ہوں لہٰذا مجھ سے ڈرتے رہو ۔

اللہ تعالیٰ ہم کو ایک جماعت دیکھنا چاہتا ہے تو پھر کیوں نہ ہم ایک جماعت بن جائیں ۔ فرقے فرقے بنا لینا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہے اور جو چیز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہو ہم کو اس سے بیزار ہونا چاہیئے ۔

قارئین کرام ، سوچیئے اختلاف اور فرقہ بندی کو ختم کرنے کی کیا صورت ہے ۔ اگر آپ سنجیدگی سے غور کریں گے تو آپ خود اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس کی بس ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ ہم اپنا دین صرف اسلام کو مانیں ، فرقہ وارانہ مذاہب سے کنارہ کش ہو جائیں ۔ اسلام پر عمل کرنے کے لئے صرف قرآن و حدیث کی طرف رجوع کریں ۔ جو چیز قرآن و حدیث میں نہ ہو اس پر رائے زنی نہ کریں ، نہ رائے زنی ہوگی نہ اختلافات ہوں گے ۔ جماعت المسلمین یہی دعوت لے کر کھڑی ہوئی ہے ۔ اٹھیئے ، جماعت المسلمین کی دعوت قبول کیجئے اور اس کے ساتھ تعاون فرمائیے ۔

جماعت المسلمین

مرکزی مسجد المسلمین (گیلان آباد) کھوکرا پار ۲ ½ نمبر کراچی ۔ فون ۴۰۷۵۲۴